بائبل کا عہد نامہ قدیم اور دستاویزاتِ بُحیرۂ مُردار

ڈاکٹر احسان الرحمٰن غوری*

بائبل دو حصوں کا مجموعہ ہے: عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید۔ عہد نامہ قدیم میں حضرت عیسیٰؑ سے ماقبل انبیاء سے منسوب مقدس صحائف موجود ہیں اور عہد نامہ جدید حضرت عیسیٰؑ، ان کے حواریوں اور اس دور کی ایک اہم شخصیت سینٹ پال (Saint Paul) کے فرمودات و خطوط پر مشتمل ہے۔ اس مضمون میں بیسویں صدی کی ایک اہم علمی دریافت ''دستاویزاتِ بُحیرہ مُردار'' کے تناظر میں عہد نامہ قدیم کے متن کا مختصر جائزہ پیش کرنا مقصود ہے۔

بیسویں صدی کے وسط میں دریافت ہونے والی چند اہم دستاویزات نے دنیا کے علمی حلقوں میں بالعموم اور علماء بائبل میں بالخصوص تحقیق کی ایک نئی جہت کا اضافہ کیا ہے۔ یہ اہم دستاویزات طوامیر کی صورت میں مٹی کے مرتبانوں میں تقریباً دو سے اڑھائی ہزار سال قبل محفوظ کی گئیں تھیں۔ یہ طوامیر بحیرۂ مردار (Dead Sea) کے کنارے قدرتی طور پر بنے ہوئے چند غاروں سے دستیاب ہوئیں۔ اس علاقے کو وادئ قُمران کہتے ہیں۔ چونکہ تحریریں طوامیر (Scrolls) کی صورت میں لکھی گئیں تھیں۔ لہذا عرف عام میں انھیں Dead Sea Scrolls یا طوامیر بحیرۂ مردار/ دستاویزات بحیرۂ مردار کے نام سے موسوم کیا گیا۔

علمی حلقوں کو اس دریافت سے بہت سی نئی حقیقتوں تک رسائی حاصل ہوئی ہے۔ یہ دستاویزات حضرت عیسیٰؑ سے ماقبل اور ان کے ہم عصر عہد سے تعلق رکھتی ہیں۔(۱)

ان دستاویزات کی تعداد لگ بھگ ایک ہزار ہے۔ یہ دستاویزات دو قسم کی تحریروں پر مشتمل ہیں۔ پہلی وہ تحریریں جو عہد نامہ قدیم کے متن اور اس کی تشریح پر مشتمل ہیں اور دوسری وہ تحریریں ہیں جن میں اس یہودی فرقے کے عقائد بیان کیے گئے ہیں جنھوں نے یہ تحریریں یہاں محفوظ کی تھیں۔ پہلی صدی عیسوی کے مشہور مؤرخ جوزیفس کی تحریروں میں ایک یہودی فرقے کا ذکر ہے جسے اسینی (Essenes) کہا جاتا تھا۔ غالب امکان یہی ہے کہ مذکورہ یہودی فرقے کے لوگوں نے یہ دستاویزات محفوظ کیں تھیں۔(۲)

تمام دستاویزات میں تین زبانوں کا استعمال ہوا ہے۔ ان دستاویزات میں متداول بائبل کے عہد نامہ قدیم کی کتاب استر (Esther) کے سوا بقیہ تمام کتابیں مکمل یا جزوی طور پر موجود ہیں۔ دریافت ہونے والے سب سے پہلے طومار میں کتاب یسعیاہ (Isaiah) لکھی ہوئی تھی۔ بعد کی دریافتوں میں کتاب یسعیاہ کے دیگر نسخے بھی ملے ہیں۔

---

* لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، نیو کیمپس، لاہور

عہد نامہ قدیم کے متن کے علاوہ غیر مستند کتب کا متن بھی ان دستاویزات میں لکھا ہوا ملا ہے۔

غیر مستند کتب میں کتاب طوبیاہ (Tobit)، جوبلی (Jubilees) کا عبرانی نسخہ اور کتاب انوخ (Enoch) کا آرامی زبان میں تحریر کردہ نسخہ بھی شامل ہے۔ اس سے قبل ان کتب کا ذکر عہد نامہ قدیم کے چند تراجم ہی میں ملتا تھا۔ لیکن ان دستاویزات کی دریافت کے بعد یہ کتب پورے متن کے ساتھ منظر عام پر آگئیں۔(۳)

وادیٔ قمران میں رہائش پذیر اس قدیم یہودی فرقے اسینی کی بہت سی اہم تحریریں بھی ان دستاویزات کا ایک اہم حصہ ہیں۔ ان دستاویزات کی دریافت سے پہلے اس فرقے کے متعلق بہت کم معلومات دستیاب تھیں۔ اس دریافت نے اسینیوں کی معاشرتی اور مذہبی زندگی کے متعلق نہایت اہم اور بنیادی معلومات فراہم کی ہیں۔

قارئین کی سہولت کے لیے دستاویزات بحیرۂ مردار میں شامل عہد نامہ قدیم کے متن کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ یہاں ان نکات کا احاطہ کیا جائے گا جو ان دستاویزات اور موجودہ بائبل میں موجود عہد نامہ قدیم کے متن کے درمیان موافق یا اختلافی ہیں۔ مذکورہ بحث کو آگے بڑھانے سے پیشتر قارئین کی سہولت کے پیشِ نظر مختصراً بائبل کے تین متنی سندوں یا سلسلوں کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

ا۔ متداول بائبل کی مختلف متنی روایات:

ا۔ میسورائی متن (Masoretic Text):

میسورائی قراءت کو موجودہ یہودی اور مسیحی دنیا میں سب سے زیادہ مستند سمجھا جاتا ہے اور اسے قبول عام کا درجہ حاصل ہے۔ اس لیے اسے بالعموم "Textus receptus" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ اصطلاحاً میسورائی سے مراد حواشی اور نوٹس کا ایک ایسا نظام ہے جس کا مقصد بائبل کے الفاظ کا درست مفہوم اور تلفظ کو محفوظ اور متعین کرنا تھا۔ اس کا عمومی طریق کار یہ تھا کہ بائبل کے متن کے بین السطور اور اطراف میں حواشی پر کچھ توضیحات درج کی جاتی تھیں اور جو علماء و کاتبین اس نظام کا اہتمام کرتے تھے انہیں میسوری (Masoretes) کہا جاتا تھا، اس طرح لکھی جانے والی بائبل کو میسورائی بائبل کہتے تھے۔ اس طرزِ عمل کے نقطۂ آغاز کا تعین تو دشوار ہے تاہم عہد مکابیین سے پہلے (قریباً تیسری چوتھی صدی ق م) ہی سے اس کے ایک غیر منظم اہتمام کا سراغ ملتا ہے۔(۴)

دوسری صدی عیسوی کے اوائل میں اس نے باقاعدہ ایک نظم کی شکل اختیار کر لی تھی اور نسخوں کی نقول تیار کرنے کے باقاعدہ مفصل قواعد وضوابط بھی مرتب کر دیے گئے تھے۔(۵)

اس کا پہلا دور آٹھویں صدی عیسوی تک جاری رہا۔ آٹھویں صدی عیسوی کے بعد اس کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے جس میں عہد نامہ قدیم کے عبرانی رسم الخط کے لیے باقاعدہ اعراب وحرکات کا نظام ترتیب پا گیا۔ یہ دور ۱۴۵۴ء تک محیط ہے، جب اس نظام کے تحت عہد نامہ قدیم کی باقاعدہ طباعت کی داغ بیل پڑی۔ اس کے بعد میسورا کا تیسرا

دور شروع ہو گیا اور یہ دور اب تک جاری ہے۔ اسے بجا طور پر تنقیدی دور کا نام دیا گیا۔ اس عرصے میں عہد نامہ قدیم کے متن کو نئے علمی اور اثریاتی اکتشافات کی روشنی میں بہتر سے بہتر بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ اسینوں کے دور میں بھی یہ متن اپنے غیر منظم ارتقائی مراحل میں سے گزرتا ہوا موجود تھا۔ جس کو ارباب علم نے "Proto Masoretic Text" کا نام دیا ہے۔ اسینوں نے اس سے بھی طوامیر کی صورت میں اپنے لیے نقول تیار کیں۔ واضح رہے کہ اس متنی روایات میں عہد نامہ جدید (اناجیل وغیرہ) شامل نہ تھیں اور نہ ہو سکتی تھیں، کیونکہ یہ اس وقت تک معرض وجود ہی میں نہ آئی تھیں۔

ب۔ ہفتادی متن (Septuagint Text):

بائبل کے عہد نامہ قدیم کی تاریخ میں ہفتادی ترجمہ اتنا بڑا کارنامہ ہے جس نے ایک طرف ارض مقدس سے باہر رہنے والے غیر عبرانی یہودیوں (Jews of Diaspora) کے لیے بائبل کے مضامین تک رسائی کا دروازہ کھولا تو دوسری طرف خود بائبل کی بحفاظت منتقلی، اس کی استنادی حیثیت اور اس کی تاریخی وتنقیدی تحقیق میں آسانیاں پیدا کیں۔ مشہور یہ ہے کہ اس ترجمے کا محرک اسکندریہ کی لائبریری کا لائبریرین (Demitrius) تھا۔ اس نے مصر کے بادشاہ بطلیموس ثانی (Ptolemy II Philadelphus) (۲۸۵-۲۴۶ق م) کے سامنے تجویز پیش کی کہ یروشلم کے بڑے کاہن الیعزر (Eleazar) کو خط لکھا جائے تاکہ بائبل کے یونانی زبان میں ترجمے کے لئے بہتر (۷۲) علماء تیار کر کے اسکندریہ بھجوائے۔ کاہن نے اس تجویز کا حوصلہ افزا جواب دیا اور اس طرح یہ فاضل اور اہل علم مترجمین اسکندریہ آئے۔ یہاں ایک پرسکون مقام جزیرہ فارس (Pharos) میں انھیں فروکش کیا گیا۔ جہاں ان بہتر علماء نے بہتر (۷۲) دن میں اسفارِ خمسہ کا ترجمہ مکمل کر لیا۔ لیکن اس روایت پر کافی اعتراضات وارد کیے گئے ہیں۔ تاہم ابتداءً اسفارِ خمسہ کا ترجمہ مکمل کیا گیا تھا۔ جو غالباً تیسری صدی ق م کے نصف میں (Diaspora) کے یونانی زبان بولنے والے یہودیوں میں کافی حد تک پھیل چکا تھا اور ان میں اسے قبول عام حاصل ہو گیا تھا۔(۲)

اسفارِ خمسہ (توراۃ) کا ترجمہ مکمل ہونے کے بعد بقیہ کتابوں کا ترجمہ بھی جاری رہا۔ بلکہ متعدد غیر مستند (Non-canonical/Apocryphal) کتابیں بھی اس ترجمے میں شامل کر لی گئیں۔ مثلا: ایسدراس (اول)، حکمت سلیمان، حکمت یسوع بن سیراخ، جودیا، باروخ وغیرہ۔ اس کے علاوہ بعض (Canonical) کتابوں میں روایتی میسوری متن پر متعدد اضافے بھی شامل کر دیے گئے اور اس طرح یہ ہفتادی ترجمہ مروجہ عبرانی بائبل سے تقریباً دوگنی ضخامت پر پھیل گیا۔ اس ہفتادی ترجمے میں بھی عہد نامہ جدید (اناجیل وغیرہ) شامل نہ تھیں۔ بلکہ اس میں صرف عہد نامہ قدیم اور اپوکرائفا وغیرہ شامل تھے۔

اس ترجمے کی ایک خصوصیت یہ بھی رہی کہ اس میں شروع ہی سے مسلسل ترامیم، اضافوں اور نظر ثانی کا عمل جاری رہا۔ اور اس کے متعدد نسخے وجود میں آگئے۔ بعض علماء نے تو اس کا باقاعدہ مکمل نظر ثانی شدہ ایڈیشن بھی تیار کر

دیا۔مثلاً "Aqiulla"، "Theodotion" اور "Symmachus"، جنہوں نے اپنا کام تقریباً دوسری صدی عیسوی میں سر انجام دیا۔اور یگن (Origen) نے قریباً ۲۵۴ء میں ایک ضخیم وعظیم کتاب مرتب کی جو شش کالمی نسخہ (Hexapla) کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ عجیب وغریب اور اپنی نوعیت کا بے مثال کارنامہ تھا۔ پہلے کالم میں عبرانی متن تھا جو تنی مطالعے کی بنیاد کا کام دے رہا تھا۔ دوسرے کالم میں اصل عبرانی متن کو یونانی تلفظ میں لکھا گیا تھا۔یعنی (Hebrew Test in Greek Transcription)۔تیسرے کالم میں یونانی زبان میں "Aquilla" کا ہفتادی کا نظر ثانی شدہ ترجمہ، چوتھے میں "Symmachus"، پانچویں میں یونانی ہفتادی ترجمہ "Spetuagint" اور چھٹے میں یونانی زبان میں "Theodotion" کا نظر ثانی شدہ ترجمہ۔ اوریگن نے اس میں اضافے اور الحاقات وغیرہ کی نشاندہی کے لیے مختلف نشانات استعمال کیے۔ یہ ترجمہ مجموعی طور پر قابل قبول ہے لیکن ہر کتاب کا لہجہ الگ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر کتاب کے مترجمین مختلف تھے۔(۷)

ج۔سامری عبرانی توراۃ(Samaritan Pentateuch):

سامرہ یا سامریہ(Samrariah) کا شہر فلسطین سے قریباً پینتیس میل شمال میں واقع ہے۔ یہودیوں کی سلطنت متحدہ (United Kingdom) قریباً ۱۰۲۵ ق م میں حضرت طالوت (Soul) کے ہاتھوں قائم ہوئی تھی اور حضرت داؤدؑ اور سلیمانؑ کے زمانے میں اپنے عروج پر پہنچ گئی تھی۔ یہ سلطنت قریباً ۹۲۲ق م میں حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد متحد نہ رہ سکی اور دو حصوں میں تقسیم ہوگئی یعنی (Divided Kingdom)۔اس کا شمالی حصہ اسرائیل کہلاتا ہے اس کا دار الحکومت سامریہ تھا۔ اور یہ سلطنت بنی اسرائیل کے دس قبیلوں پر مشتمل تھی ۔جنوبی حصہ یہودیہ (Judea) کے نام سے مشہور تھا۔اس کا دار الحکومت یروشلم تھا۔(۸)

شمالی سلطنت (اسرائیل) کو اس کے دار الحکومت سامریہ کی نسبت سے سامری سلطنت بھی کہتے تھے۔۷۲۲ق م میں اشوریوں کے بادشاہ سارگون دوم کے ہاتھوں یہ سلطنت ختم ہوگئی۔اشوریوں نے مرحلہ وار انداز میں یہاں کے یہودیوں کو منتشر کر دیا۔ بچے کھچے اور مفرور اسرائیلی مختلف علاقوں میں بکھر گئے۔اس دور میں بھی انھوں نے اپنی توراۃ کی حفاظت کا کسی نہ کسی صورت میں اہتمام کیا۔لیکن اس کی کوئی مربوط اور مستند تاریخ دستیاب نہیں۔ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ان کی اس مقدس روایت اور اس کے متن کی کیا صورت تھی۔تاہم کافی حد تک اطمینان سے کہا جا سکتا ہے کہ پانچویں صدی ق م کے اواخر اور چوتھی صدی ق م کے اوائل میں یہ تحریری شکل میں موجود تھی۔ اس کے ترتیب دیے جانے کے متعلق ایک نظریہ تو یہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ ہی کے عہد میں اس کی تدوین ہوگئی تھی۔اور دوسرا نظریہ یہ ہے کہ جب ۴۰۹ ق م میں یہود کے ایک کاہن مَنَسّی (Manasseh) کو ایک ناجائز نکاح کی پاداش میں یہودیہ سے جلا وطن کیا گیا تو وہ سامریہ آ گیا۔اس نے ضد میں آکر ہیکل سلیمانی کے مقابلے میں کوہ جرزیم (Gerizim) پر ایک معبد تعمیر کروایا اور اسی نے یہودی عہد نامہ قدیم کے مقابلے میں سامری توراۃ مرتب کروائی۔(۹)

بہر حال یہ کتاب توراۃ کا قدیم ترین مدون نسخہ ہے۔ ۱۶۱۶ء تک مغربی علماء اس سے نابلد تھے اور یہ سامریوں تک ہی محدود تھی۔ ۱۶۱۶ء میں یہ توراۃ مغربی علما کے ہاتھ لگی اور ۱۶۳۲ء میں اسے فرانس سے شائع کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ یہ کتاب عہد نامہ قدیم کی صرف پہلی پانچ کتابوں ہی پر مشتمل ہے۔ جنھیں اسفار خمسہ یا تورات بھی کہا جاتا ہے۔ بائبل کی باقی کتابوں کو سامری کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔

۲۔ عہد نامہ قدیم کی مختلف متنی روایات اور دستاویزاتِ بُحیرہ مُردار:

ا۔ غار نمبر ا سے ملنے والا طومار: یسعیاہ (الف)(1Q Isa A):

غار نمبر ا سے عہد نامہ قدیم کی کتاب یسعیاہ کی دو دستاویزات دریافت ہوئی ہیں۔ ان کو اختصار کی غرض سے ''یسعیاہ (الف)'' اور ''یسعیاہ (ب)'' کے طور پر ظاہر کیا جائے گا۔ ''یسعیاہ (الف''، مکمل کتاب یسعیاہ پر مشتمل ہے۔ اس کی دریافت شدہ اصل دستاویزات اسرائیل میں یروشلم کی عبرانی یونیورسٹی (Hebrew University) میں محفوظ ہے۔ اس دستاویز کو ۵۴ کالموں میں لکھا گیا ہے اور ہر کالم میں تقریباً تیس سطریں ہیں۔ پوری عبارت پیرا گرافوں کی صورت میں لکھی گئی ہے۔ میسورائی متن کی عبارت میں بھی پیرا گرافوں کی تقسیم کا نظام موجود ہے۔ لیکن دونوں کی تقسیم مختلف ہے۔ اس کا ہو بہو عبرانی متن مع انگریزی ترجمہ کتاب "The DSS of St. Mark's Monastry Vol. I" میں بعنوان "The Isaiah Manuscript and Habakkuk Commentary" (مسودہ یسعیاہ اور تفسیر حبقوق) زیر ادارت ڈاکٹر ملر بروز ۱۹۵۰ء میں امریکہ سے شائع ہو چکا ہے۔ اگرچہ پورا مسودہ ایک ہی کاتب کا لکھا ہوا ہے لیکن اس کے دو برابر نصف حصوں کی تحریر کا انداز بالکل مختلف ہے۔ یعنی باب ا تا ۳۳ اور باب ۳۴ تا ۶۶۔ نصف اول کا متن قریباً غیر محرف ہے جبکہ نصف آخر کے پورے متن میں املا اور صیغوں میں کچھ مخصوص تبدیلیاں روا رکھی گئی ہیں۔ (۱۰)

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اس دستاویز میں بعض جگہ کسی اور کاتب نے اصلاح اور اضافے کیے ہوئے ہیں جو ایک حرف سے لے کر کئی سطور تک محیط ہیں۔ بالعموم یہ بین السطور میں درج کئے گئے ہیں۔ لیکن بعض اوقات حواشی تک بھی پھیل گئی ہیں۔ اہم اضافے درج ذیل ہیں:

کتاب یسعیاہ باب ۲۱ آیات ۱، ۵، ۱۷؛ باب ۲۸ آیت ۱۶۔ (۱۱)

مذکورہ بالا آیات میں خدا کے نام ''اِدونے'' (Adonay) کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے عبرانی زبان میں معنی "Lord" کے ہیں۔ اسی طرح کتاب یسعیاہ باب ۳۰: آیات ۱۵: باب ۳۴: آیات ۱۷؛ باب ۳۵: آیت ۲ وغیرہ میں سے اکثر عبارات میں اصلاح کے ذریعے متن کو میسورائی روایت کے مطابق بنایا گیا ہے۔ اکثر اضافے خدا کے نام سے متعلق ہیں جو ایک قابل توجہ بات ہے۔ گویا خدا کا نام پکارنے اور محفوظ کرنے کے معاملے میں یہ بہت محتاط تھے۔

اس دستاویز کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ حواشی میں بہت سے کراس (نشانِ قطع) اور دیگر علامات ہیں۔ اس میں ایسی متعدد قراءتیں ہیں جو میسورائی متن سے مختلف ہیں۔ (۱۲)

متداول میسورائی متن سے اس کے اختلافات کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ "Revised Version" تیرہ مقامات پر اسے قبول کرتے ہوئے "Authorized Version" (King James Version) کے متن کو تبدیل کر کے اس کے مطابق کر دیا ہے۔ یہ تیرہ مقامات درج ذیل ہیں۔

(۱) کتاب یسعیاہ باب ۳، آیت ۲۴

(۲،۳) باب ۱۴، آیات ۴، ۳۰

(۴) باب ۱۵، آیت ۱۹

(۵) باب ۲۱، آیت ۸

(۶) باب ۲۳، آیت ۲

(۷) باب ۳۳، آیت ۸

(۸،۹) باب ۴۵، آیات ۲، ۸

(۱۰) باب ۴۱، آیت ۲۴

(۱۱) باب ۵۱، آیت ۱۹

(۱۲) باب ۵۶، آیت ۱۲

(۱۳) باب ۶۰، آیت ۱۹ (۱۳)

ب۔ غار نمبر ا سے ملنے والا طومار: یسعیاہ (ب) (1 Q Isa B)

اسے ''یسعیاہ (ب)'' کا نام محض اس لیے دے دیا گیا کہ یہ طومار ''یسعیاہ (الف)'' کے بعد کھولا اور شائع کیا گیا تھا۔ اس میں دلچسپی کے امور پہلے والے کی نسبت زیادہ ہیں۔ اسے کھولنے میں کافی دشواریاں پیش آئیں۔ اس کا اصل مسودہ بھی اسرائیل کی عبرانی یونیورسٹی میں محفوظ ہے اور یہ ۱۹۵۴ء میں ہو بہو نقل کے طور پر شائع ہو چکا ہے۔ یہ طومار حیوانی کھال پر لکھا ہوا ہے اور اس میں کتاب یسعیاہ کا مکمل متن تو موجود نہیں البتہ باب ۱ تا ۳۰ اور باب ۳۸ تا ۶۶ کافی حد تک موجود ہیں۔

''یسعیاہ (ب)'' میسورائی متون سے بہت زیادہ قریب ہے ان دونوں متون میں پائے جانے والے متعدد اختلافات کی حیثیت جوہری نہیں بلکہ بہت معمولی اور حقیر ہے۔ اور عہد در عہد منتقلی کے دوران کتابت کی معمولی غلطیوں سے زیادہ نہیں۔

''یسعیاہ (ب)'' اور میسورائی متن میں قابل ذکر متنی اختلاف صرف باب ۵۳ آیت ۲ اور ۱۳ میں پایا گیا ہے۔ اور غالب امکان یہی ہے کہ خود میسورائی متن کی عہد بہ عہد منتقلی کے عمل میں کوئی غلطی رونما ہوگئی تھی۔ وگرنہ اصل میسورائی متن مسودۂ قُمران ہی کے مطابق ہوگا۔ اس طرح ایک انتہائی اہم اور نتیجہ خیز حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ یہ قمرانی متن مروجہ معیاری ربانی متن کے امکانی حد تک انتہائی قریب ہے۔ املا و کتابت کے اعتبار سے بھی یہ قمرانی مسودہ میسورائی متن کے انتہائی قریب ہے۔ اس طرح یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا میسورائی متن کی تدوین سے پہلے اور میسورائی حلقوں سے باہر ایک ایسے متن کی موجودگی جو میسورائی متن سے اتنا قریب ہو، اس بات کے امکان کی طرف اشارہ نہیں کرتی کہ میسورائی ربیوں نے قمران کے اسی متن کو اپنے معیاری متن کے طور پر قبول کرلیا ہو۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ قمرانیوں نے اپنے مسودے جہاں سے نقل کیے وہ کوئی غیر معتبر چیز نہیں تھی اور ربیوں کا مقرر کردہ معیاری متن میسورائی روایت کے تسلسل کا غماز ہے جسے میسورائی ربیوں نے تخلیق کیا۔ بلکہ یہ صدیوں قبل سے منتقل ہوتے ہوئے قدیم متنی روایت کے تسلسل کا آئینہ دار ہے۔ (۱۴)

ج۔ غار نمبر ۴ سے ملنے والے کتاب سموئیل کے دو طوامیر: (4Q Sam A-B)

ان مخطوطات پر بیشتر تحقیقی کام ایف۔ ایم۔ کراس نے کیا ہے اور اپنے نتائج تحقیق مختلف مضامین کی صورت میں پیش کیے ہیں۔ غار نمبر ۴ سے کتاب یوشع سے لے کر کتاب سلاطین تک کی تاریخی کتب کے متفرق اجزاء کے علاوہ کتاب سموئیل کے کچھ مسودات دریافت ہوئے ہیں۔ ایف۔ ایم۔ کراس کے بقول ان کا متن میسورائی روایت کے مقابلے میں ہفتادی روایت کی عکاسی کرتا ہے، اور یہ مسودہ اندازاً تیسری صدی ق م کے اواخر میں قلمبند کیا گیا تھا۔ یعنی کتاب سموئیل (ب) کا مخطوطہ (4Q SamB) قمران کے مخطوطوں میں سب سے زیادہ قدیم ہے۔ یہ مسودہ سموئیل (الف) (4QSamA) کے متن سے بھی پہلے کا متنی نمونہ پیش کرتا ہے۔ اور اگر یہ بات درست تسلیم کرلی جائے تو کتاب سموئیل کے ان مسودات کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ ایک تو اس لحاظ سے کہ کتاب سموئیل کے مسودات (الف) اور (ب) کے باہمی موازنے سے اس حقیقت کی نشاندہی ہوتی ہے کہ قمران کے بائبلی مسودات کی بنیاد مختلف متون پر تھی۔ کیونکہ اگر یہ ایک ہی متن سے نقل کیے گئے ہوتے تو لازماً دونوں مسودات میں اختلافات موجود نہ ہوتے۔ اور دوسرے اس لحاظ سے کہ ان متون کو عبرانی متن میں منتقل (ترجمہ) کرکے کسی نہ کسی حد تک متداول میسورائی متن سے پہلے کا متن (Pre Masaretic Text) حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ بات ممکن ہے کہ یہ متن ہفتادی ترجمے کی بنیاد بننے والے عبرانی متن کے قریب تر اور متداول میسورائی متن سے قابل لحاظ حد تک مختلف

ہو۔(۱۵)

د۔ غار سے دریافت ہونے والا طومار: کتاب خروج (الف)، (4Q Ex A):

کتاب خروج کا یہ مخطوطہ بعض مقامات پر سامری توراۃ اور بعض مقامات پر ہفتادی ترجمے سے مطابقت رکھتا ہے۔ یہ مخطوطہ کتاب خروج باب ٦ آیت ٢٥ تا باب ٣٧ آیت ١٥ یعنی کل "٣١" ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ کل چوبیس کالموں پر محیط ہے۔ متن کی اس مقدار کی بناء پر بعض حتمی نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ یہ قدیم عبرانی رسم الخط (Paleo-Hebrew) میں لکھا گیا ہے۔ املاء قواعد کا نظام (Orthography) سامری توراۃ اور میسورائی متن دونوں سے مختلف ہے۔ لیکن "1QisaA" سے مشابہ ہے۔(١٦)

ھ۔ غار نمبر ۴ سے دریافت ہونے والا طومار: کتاب گنتی (ب)(4Q Num B):

یہ مخطوطہ ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ اس کا رسم الخط مربعی عبرانی (Square Hebrew) ہے۔ اس کی بنیاد سامری توراۃ پر ہے۔ البتہ بعض مقامات پر اس کے خدوخال ہفتادی روایت سے بھی بہت موافقت رکھتے ہیں۔ مجموعی طور پر متداول میسورائی متن کی نسبت یہ مسودہ سامری توراۃ اور ہفتادی ترجمے سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے۔(١٧)

و۔ غار نمبر ۴ سے دریافت ہونے والا طومار: کتاب یرمیاہ (4Q Jer):

یہ مخطوطہ ہفتادی متن سے موافقت رکھتا ہے۔ اس میں ایک عجیب وغریب بات دیکھنے میں آئی ہے کہ ہفتادی متن نے اسے جس عبرانی روایت سے نقل کیا ہے وہ متداول میسورائی عبرانی بائبل سے آٹھواں حصہ کم ہے۔؛ بعض علما نے اس کی یہ توجیہہ کی ہے کہ ہفتادی مترجمین نے اپنی ذاتی وجوہات کی بنا پر یہاں متن کو مختصر کر دیا ہے۔ جبکہ دوسرے علما کا دعویٰ یہ ہے کہ ربانی میسورائی متن میں نظر ثانی کے نتیجے میں یہ اضافہ عمل میں آیا۔ جبکہ قمران کے مخطوطے نے ہفتادی ترجمے ہی کی پیروی کی ہے۔ مثال کے طور پر باب ١٠ میں ہفتادی ترجمہ میں چار آیات حذف کر دی ہیں اور پانچویں آیت کی ترتیب بدل دی ہے۔ قمران کی یرمیاہ دستاویز میں بھی یہ چار آیات حذف ہیں اور پانچویں آیت کی ترتیب بھی اسی انداز میں بدلی ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ یہ ایک نہایت اہم نکتہ ہے اور اس سے بائبل کی استنادی حیثیت پر نہایت کاری ضرب لگتی ہے۔ اس کی اسی اہمیت کے پیش نظر اصل انگریزی عبارت کا مطالعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

The text of Jeremiah is of particular interest. In the recension underlying the Septuagint text is one eighth shorter than in the Hebrew Bible. Scholars have suggested that the translators simply abbreviated their text for their own reasons. Other scholars have maintained that two ancient recensions

are responsible for the differences. From Qumran comes a fragmentary Hebrew manuscript, which, where preserved, following the short text of Jeremiah found haitherto only in Greek. In Chapter 10, for example, the Septuagint omits no fewer than four verses, and shifts the order of a fifth. The Qumran Jeremiah (4QJerb) omits the four verses and shifts the order in identical fashion. The longer recension is also present at Qumran.

جہاں تک عہد نامہ قدیم کی باقی کتابوں کا تعلق ہے ان میں سے اکثر میں "Proto-Masoretic" سلسلے کے متون کی پیروی کی گئی ہے۔ یسعیاہ کی کتاب کے متعلق اوپر گفتگو کی جا چکی ہے۔ کتاب حزقی ایل (Ezebiel) اور بارہ انبیاء صغیر کا بھی قریباً یہی معاملہ ہے لیکن قمران میں دریافت ہونے والے "Hagiographa" (88۔عہد نامہ قدیم میں توراۃ اور انبیاء کے علاوہ باقی کتابیں جن کے لیے عبرانی بائبل میں کَتُبِیْم (Ketubiim) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے) کے متون کے متعلق ابھی کوئی رائے زنی کرنا قبل از وقت ہے۔ ان پر تحقیق جاری ہے کیونکہ بعض مسودات میں پیچیدہ متنی مسائل بھی پائے جاتے ہیں۔ (۱۸)

الغرض ان اہم دستاویزات کی دریافت نے علوم بائبل میں متعدد نئی جوانب کی طرف رہنمائی کی ہے۔

حوالہ جات

1. Ency. of Religion, McMillan Publishing Co. (2nd Edition) New York, 2005, p.249;

F.F. Bruce, Second Thoughts on the Dead Sea Scrolls,W.M.B. Eerdmans Pub.Co., Michigan, 1956, p.164;

F.M. Cross, Ancient Library of the Qumran, Anchor Press, New York, 1961, p.42-44

2. Ency. Judaica, S.V. "Essenes", CD-ROM Edtion, Ver1.0, Judaica Multimedia Ltd, Israel, 1997, p.4/230;

Dictionary of the Bible, ed. James Hastings, Chalres Scriber's sons, New York, 1963

Gaza Vermez, Dead Sea Scrolls in Englihs, Penguin Books, London, 1962.

3. Pictorial Bibllical Encyclopedia, The McMillan Co., New York, London, 1964, p.251-52

4. The Jewish Encyclopaedia, KTAV Publsihing Home, INC, New York, N..D. p.8/365

5. Ency. Judaica, p.13/614

6. The Interpreter's Dictionary of the Bible, Abingdon Press, New York, 1962. p.4/190-96

7. Ibid

8. Ency. Judaica, p.17/716

9. The Interpreter's Dictionary of the Bible, p.4/190-96

10. I bid p.4/581

11. Ibid

12. Ibid

13. Revised Standard Version, Catholic Church Society, 1994

14. The Interpreter's Dictionary of the Bible, p.4/581-82

15. Ency. of the Dead Sea Scroll, 2/164

16. The Interpreter's Dictionary of the Bible, p.4/582

17. F.M. Cross, p.186